© rasailojaraid.com

نظرات

اب جب کہ علی گڑھ کا مضمون ختم ہوگیا ہے، مجھکو وعدہ اور پروگرام کے مطابق جنوبی افریقہ اور مارشیس کے سفرنامے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے تھی جس کے لئے ہند اور بیرون ہند سے شدید تقاضے آبھی رہے ہیں، لیکن پچھلے دنوں برہان میں پروفیسر خورشید احمد فارق کا جو مضمون شائع ہوا۔ اور اُس پر دفتر برہان میں جو خطوط موصول ہوئے یا اخبار الجمعیتہ میں شائع ہوئے اُن سے یہ محسوس کرکے بڑا دکھ اور افسوس ہوا کہ ایک پروفیسر صاحب موصوف کا ہی ذکر نہیں جو اپنے بقول "غیر جانب دار مورخ" ہوکر ہلاک جادوئے سامری ہوگئے۔ بلکہ ہم میں جو طبقہ دیندار کہلاتا ہے اُس کا ذہن بھی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات و سرایا کے معاملہ میں صاف نہیں اور اس سلسلہ میں اُس کا مطالعہ سرسری اور سطحی ہے۔ اس بنا پر جب ہمارے قدیم اکابر مورخین سیرت کا کوئی بیان یا روایت اس کے مزعومات کے خلاف سامنے آتی ہے تو وہ اُن سے ہی بدگمان ہوجاتا اور اُن کی ثقاہت پر کلام کرنے لگتا ہے، ان وجوہ سے میں اپنا دینی اور مذہبی فریضہ سمجھتا ہوں کہ اپنے مطالعہ اور غور وفکر کی روشنی میں غزوات و سرایا کی جو حقیقت میں نے سمجھی ہے اس کو بیان کردوں اور اس کو دوسرے کاموں پر مقدم رکھوں، چنانچہ یہ مقالہ خدا نے چاہا تو آئندہ ماہ سے "عہد نبوی کے غزوات و سرایا اور اُن کے مآخذ پر ایک نظر" کے زیر عنوان شائع ہونا شروع ہوجائے گا۔ اس کے بعد اسی سلسلہ کا ایک دوسرا مقالہ "الغرانیق العلیٰ کی روایت" پر ہوگا۔ والامر بید اللہ وبہ التوفیق۔

© rasailojaraid.com